ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.4 2022

تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے احکام: متقدمین فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Rulings on receiving wages for teaching the Qur'an

صُمیہ بی بی: ایم فل علوم اسلامیہ، شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب، لاہور
احمد بلال: ایم فل سکالر؛ ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

Abstract:

This abstract explores the diverse perspectives and rulings on receiving wages for teaching the Qur'an, a topic deeply rooted in Islamic jurisprudence. The practice of teaching the Qur'an holds immense significance in the Muslim community, serving as a means of preserving and disseminating the sacred text. However, the question of whether one can accept monetary compensation for this noble task remains a subject of debate among Islamic scholars. This abstract delves into the historical context, traditional viewpoints, and contemporary discussions surrounding this issue. It also examines the various arguments for and against receiving wages for teaching the Qur'an, considering factors such as intention, time, effort, and the broader socio-economic context. By providing an overview of the key arguments and scholarly stances, this abstract aims to shed light on the complexities of this matter and contribute to a more comprehensive understanding of the practice of teaching the Qur'an within the Islamic tradition.

Key words: Rulings, receiving, wages, teaching the Qur'an

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانوں کو زندگی گزارنے کا دستور پیغمبروں نبیوں اور رسولوں کے ذریعے بھیجا۔ یہ دستور و پیغام صحیفوں اور الہامی کتب و شریعت کی صورت میں بھیجا گیا۔ قرآن کریم سے پہلے تمام الہامی کتب پر عمل منسوخ کر دیا گیا کہ قرآن کریم تمام سابقہ کتب کی تعلیمات کو جمع کرنے والی ہے۔ قرآن کریم آخری الہامی کتاب ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد مصطفی ﷺ پر نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو اس کتاب مقدسہ کی تفسیر بنایا اور اسوہ کامل کے سے تعبیر فرمائی۔ قرآن کریم کو ہر مسلمان کے لیے سیکھنا لازمی فرمایا کہ اس کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ چنانچہ قرآن کریم کی پہلی وحی بھی انسان کے علم سیکھنے اور انسان کا رابطہ اللہ وحدہ لاشریک سے جوڑنے کی اہمیت بیان کرتی ہیں جو کہ قرآن سے ہی جڑ سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴿۱﴾خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ﴿۳﴾الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾[1]

"پڑھو اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے سب کچھ پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے پڑھو، اور تمہارا پروردگار سب سے زیادہ کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو اس بات کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

قرآن کی تعلیم حاصل کرنے پر تاکید کے ساتھ بیان موجود ہیں۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ قرآن سیکھے۔

[1] سورۃ العلق 96: 1-5

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.4 2022

قرآن کے حقوق:

ہر مسلمان پر قرآن مجید کے پانچ حقوق عائد ہوتے ہیں۔

(1)ایمان پہلا حق یہ ہے کہ زبان سے اقرار کیا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔اس اقرار سے انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے لیکن اقرار بالسان کے ساتھ تصدیق بالقلب بھی لازم ہے۔جیسا کہ اس بات کا ذکر سورۃ البقرۃ میں ہے: اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ [2]

"(وہ) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے"

(2)دوسرا حق اسکی تلاوت و ترتیل ہے۔یعنی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی جائے۔وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾[3]

"اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔"

(3)تدبر: تیسرا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے۔ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوۡۤا اٰیٰتِہٖ وَ لِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۹﴾[4]

"(اے پیغمبر!) یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے تم پر اس لیے اتاری ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں، اور تاکہ عقل رکھنے والے نصیحت حاصل کریں۔"

(4) عمل: چوتھا حق یہ ہے کہ وہ اس پر عمل کرے قرآن مجید محض حصول برکت کیلئے نازل نہیں ہوا بلکہ یہ ھدی اللناس ہے تاکہ ہدایت کے راستے پر چلا جائے۔اِنَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَہۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ہِیَ اَقۡوَمُ وَ یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا کَبِیۡرًا ۙ﴿۹﴾[5]

" یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔"

(5) تبلیغ: پانچواں حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ وہ اسے دوسروں تک پہنچائے۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: " جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کا درس و مذاکرہ کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔".[6]

قرآن کے فضائل:

قرآن مجید صرف انسان کو صرف رہنمائی ہی نہیں بلکہ برکات و ثمرات بھی عطا کرتا ہے۔اس کا پڑھنا عبادت بھی ہے اور یہ ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے، جہاں دنیا میں قرآن کی تلاوت کرنے، اسے سمجھنے اور دوسروں کو تعلیم کرنے کے اجر و ثواب ملتا ہے وہاں آخرت میں بھی قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت فرمائے گا۔اسی لیے دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی اور یاد کی جانے والی کتاب قرآن مجید ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ تراجم جس کتاب کے ہوئے وہ یہی کتاب الٰہی ہے۔ قرآن کے پڑھنے کی اہمیت و فضلیت کے بارے میں بہت سے احادیث و اقوال موجود ہیں۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[2] سورۃ البقرۃ 2: 285
[3] سورۃ المزمل 73 : 4
[4] سورۃ ص 38 :29
[5] سورۃ بنی اسرائیل 17 :9
[6] ابی داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، امام، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی ثواب قراء ۃ القرآن، ح 1455

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.6 No.4 2022

" الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة، والذي يقرأ القرآن، ويتتعتع فيه، وهو عليه شاق له أجران".[7]

" قرآن مجید کا ماہر قرآن لکھنے والے انتہائی معزز اور اللہ کے فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے۔ اور وہ (پڑھنا) اس کے لیے مشقت کا باعث ہے، اس کے لیے دو اجر ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" يجيء القرآن يوم القيامة فيقول : يا رب، حله، فيلبس تاج الكرامة، ثم يقول : يا رب، زده، فيلبس حلة الكرامة، ثم يقول : يا رب، ارض عنه، فيرضى عنه، فيقال له : اقرأ وارق ويزاد بكل آية حسنة ".[8]

" قرآن قیامت کے دن پیش ہوگا پس کہے گا: اے میرے رب! اسے (یعنی صاحب قرآن کو) جوڑا پہنا، تو اسے کرامت (عزت و شرافت) کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اسے اور دے، تو اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ پھر کہے گا: اے میرے رب اس سے راضی و خوش ہو جا، تو وہ اس سے راضی و خوش ہو جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، تیرے لیے ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ کیا جاتا رہے گا"۔

حضرت قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کے ذریعے اپنے دلوں اور گھروں کو آباد کیا کرو۔
"اعمروا به قلوبكم، واعمروا به بيوتكم. قال : أراه يعني القرآن.[9]

جہاں قرآن پڑھنا عبادت ہے وہاں اسکا سکھانا اور تعلیم دینا بھی عبادت ہے۔ اس کا سیکھنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ مدینہ میں سب سے پہلے قرآن کی تعلیم دینے کے لیے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ وہاں کے لوگوں کو قرآن سکھائیں۔ بعد میں بھی نبی کریم ﷺ نے مختلف علاقوں کی طرف دین کی اشاعت و مسلمانوں کی تعلیم کے لیے تعلیم یافتہ نمائندے و معلم بھیجے۔

تعلیم قرآن پر اجرت

اجرت پر تعلیم دینے والوں کے حوالے سے مختلف ادوار میں مختلف مسائل اور ان کی مختلف سورتوں کے پیش احکامات میں بھی مختلف توجیہات سامنے آئی ہیں۔ ان اجتہادی مسائل کو وقت کے مجتہدین نے اپنے فتاوی بیان کیے ہیں۔ یہاں قرآن کے تعلیم دینے پر متقدمین کی آراء اور فتاوی کا جائزہ لیا جائے گا۔ پہلے قرآن و احادیث کی رو سے تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے جواز و عدم جواز سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد متقدمین فقہاء کی آراء و اقوال اس ضمن میں بیان کیے گئے ہیں۔

تعلیم قرآن پر اجرت لینے سے متعلق آیات قرآنیہ:

وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ[10]

"اور میری آیتوں کو (دنیا کی) تھوڑی سی قیمت پر فروخت نہ کرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔"

سورۃ یوسف میں ارشاد باری تعالی ہے: وَ مَا تَسۡـَٔلُہُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ [11]

"اور آپ ان سے اس (دعوت و تبلیغ) پر کوئی صلہ تو نہیں مانگتے، یہ قرآن جملہ جہان والوں کے لئے نصیحت ہی تو ہے۔"

سورۃ ص میں فرمایا: قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَکَلِّفِیۡنَ ﴿۸۶﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾[12]

---

7 المسلم بن حجاج، القشیری، امام، الجامع الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل الماهر فی القرآن والذی یتتعتع فیہ، ح 798

8 الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، امام، الجامع الترمذی، ابواب فضائل القرآن عن رسول اللہ ﷺ، ح 2915

9 الدارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، امام ،سنن الدارمی، و من کتاب فضائل القرآن ، باب فی تعاھد القرآن، ح3385

10 سورۃ البقرۃ 2 : 41

11 سورۃ یوسف 12: 104

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.4 2022

"فرمادیجئے: میں تم سے اِس (حق کی تبلیغ) پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہی ہے۔"

تعلیم قرآن پر اجرت سے متعلق احادیث مبارکہ:

احادیث مبارکہ میں تعلیم قرآن پر اجرت کے جواز اور عدم جواز دونوں پہلو سامنے آتے ہیں کئی احادیث میں قرآن پر اجرت لینے سے منع فرمایا گیا ہے اور کہیں قرآن پر اجرت کو سب سے بہتر اجرت قرار دیا گیا۔

ان تمام پہلوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف علمائے کرام نے اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق آراء کو اختیار کیا ہے ان پر فتویٰ پیش کیے ہیں۔ اول لذکر وہ احادیث درج کی گئی ہیں جن میں عدم جواز کا ذکر ہے:

عن أبي بن كعب ، قال : علمت رجلا القرآن، فأهدى إلي قوسا، فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ، فقال : " إن أخذتها أخذت قوسا من نار ". فرددتها.[13]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھایا۔ اس نے مجھے تحفے کے طور پر ایک کمان دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: "اگر تونے یہ لے لی تو آگ کی کمان لی۔" چنانچہ میں نے وہ واپس کر دی۔

عن عبادة بن الصامت قال : علمت ناسا من أهل الصفة الكتاب والقرآن، فأهدى إلي رجل منهم قوسا، فقلت : ليست بمال، وأرمي عنها في سبيل الله عز وجل، لآتين رسول الله ﷺ فلأسألنه. فأتيته فقلت : يا رسول الله، رجل أهدى إلي قوسا ممن كنت أعلمه الكتاب والقرآن، وليست بمال، وأرمي عنها في سبيل الله ؟ قال : " إن كنت تحب أن تطوق طوقا من نار فاقبلها ".[14]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے اہل صفہ کے کچھ افراد کو قرآن پڑھایا اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک قوس (کمان) ھدیتاً دی۔ میں نے (دل میں) کہا: یہ کوئی اہم مال بھی نہیں ہے اور میں جہاد میں اس کے ذریعے سے تیر اندازی ہی کر سکتا ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس کے متعلق پوچھتا ہوں۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایک آدمی نے ایک کمان ہدیہ کی ہے جسے میں نے لکھنا سکھایا اور قرآن پڑھایا ہے۔ اور یہ کوئی اہم مال بھی نہیں، میں اس کے ذریعے سے جہاد میں تیر اندازی ہی کر سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہیں آگ کا طوق پہنایا جائے، تو اسے قبول کر لو۔"

عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اقرءوا القرآن، ولا تأكلوا به، ولا تستكثروا به، ولا تجفوا عنه، ولا تغلوا فيه ".[15]

"قرآن پڑھو اور اسکو کھانے کا ذریعہ نہ بناؤ، نہ اس سے کثرت (سے منفعت) حاصل کرو، نہ مال جمع کرو نہ اس میں غلو کرو۔"

- وہ احادیث مبارکہ جن میں اجرت کے جواز کا حکم ملتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ ، فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ ، فَقَالَ : هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ ؟ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ ، فَبَرَأَ ، فَجَاءَ

[12] سورة ص 38 : 86،87

[13] سنن ابن ماجہ،کتاب التجارات، باب ؛ الاجر علی تعلیم القرآن، ح2158

[14] سنن ابی داؤد، کتاب الاجارة، باب : فی کسب المعلم، ح 3416

[15] مسند احمد، ،سند المکیین، زیادة فی حدیث عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ح 15535

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.4 2022

بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ ، فَكَرِهُوا ذَلِكَ ، وَقَالُوا : أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا ، حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ .[16]

"چند صحابہ ایک پانی سے گزرے جس کے پاس کے قبیلہ میں بچھو کا کاٹا ہوا (لدیغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے متعلق شبہ تھا) ایک شخص تھا۔ قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے۔ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صحابی اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی، اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انہوں نے اسے قبول کر لینا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر تم نے اجرت لے لی۔ آخر جب سب لوگ مدینہ آئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان صاحب نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔"

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السّاعِدِيِّ "أنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - زَوَّجَ رَجُلًا امْرَأةً بِسُورَةٍ مِن القُرْآنِ"[17]

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا نکاح عورت سے اس مہر پر کیا کہ وہ قرآن کی کوئی سورت سکھا دے۔

---

[16] البخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الشرط فی الرقیۃ بقطیع من الغنم، ح 5737

[17] الشافعی، محمد بن ادریس، امام، الام، دار المعرفۃ، بیروت- لبنان، ط 1990 ء ، ج2 ، ص140

تعلیم قرآن پر اجرت لینے سے متعلق علماء کے اقوال:

قرآن پر اجرت لینے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول: وہ علماء جو قرآن پر اجرت لینے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ان میں متقدمین علمائے احناف اور حنابلہ ہیں۔

دوسرا قول: وہ علماء جو قران پر اجرت لینے کو مطلقاً جائز قرار دیتے ہیں۔ ان میں احناف میں متاخرین، بعض مالکیہ نے جائز قرار دیا ہے، امام شافعیؒ کا اسی پر قول ہے، ام احمد بن حنبلؒ کا بھی اس پر قول ہے اور امام ابن حزم نے بھی یہی رائے اختیار کی ہے۔

تیسرا قول: وہ علماء جو صرف قرآن کی تعلیم پر اجرت کو صحیح قرار دیتے ہیں اور تعلیم فقہ وحدیث وغیرہ کی تعلیم پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

چوتھا قول: وہ علماء جو صرف قرآن کی تعلیم پر اجرت کو صحیح قرار دیتے ہیں اور تعلیم فقہ وحدیث وغیرہ کی تعلیم پر اجرت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

پانچواں قول: وہ علماء جو ضرورت کے وقت اجرت لینے کے قائل ہیں۔ اسکے علاوہ کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

اس باب میں ائمہ اربعہ اور دیگر مکاتب فکر کے متقدمین علماء کی آراء بیان کی جائیں گی۔

قرآن پر اجرت لینے کے متعلق فقہائے احناف کا مؤقف:

ساتویں و آٹھویں صدی ہجری تک کے متقدمین فقہاء کے موقف کو بیان کیا گیا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم کسی شے کی شرط بچے کو قرآن کی تعلیم دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حَدَّثَنا أَبُو بَكْرٍ قالَ: حَدَّثَنا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْراهِيمَ، قالَ: كانَ يَكْرَهُ أنْ يُشارِطَ المُعَلِّمُ عَلى تَعْلِيمِ الصِّبْيانِ القُرْآنَ۔[18]

علامہ بدر الدین العینیؒ نے عمدۃ القاری میں امام زہریؒ، امام ابو حنیفہؒ اور امام حاکمؒ کے اقوال بیان کیے ہیں۔

امام زہریؒ نے تعلیم قرآن پر اجرت لینے کو مکروہ کہا ہے وكره الزُّهْرِيّ تَعْلِيم القُرْآن بِالأَجْر۔ [19]

اور امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے تعلیم قرآن پر اجرت لینے کو ناجائز قرار دیا ہے۔

وقالَ أَبُو حنيفَة وأصْحابه: لا يجوز أن يَأْخُذ الأجر على تَعْلِيم القُرْآن۔ [20]

ہمارے اصحاب میں سے امام حاکمؒ نے اپنی کتاب الکافی میں بیان کیا ہے کہ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی شخص کو اپنے بچے کو قرآن پڑھانے کے لیے اجرت پر رکھے۔وقالَ الحاكِم من أصْحابنا فِي كِتابه (الكافِي): ولا يجوز أن يسْتَأْجر رجل رجلا أن يعلم ولَده القُرْآن۔ [21]

امام القدوریؒ نے بیان کیا ہے کہ قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا جائز نہیں۔ یہی پہلے اصحاب احناف کا مؤقف ہے

لا يجوز الاستئجار على تعليم القرآن ولا تعليم شيء من الأشياء۔[22]

ان کی دلیل حضرت عبد الرحمن الانصاری والی حدیث ہے، عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[18] ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد ابراہیم بن عثمان، المصنف، دار التاج،بیروت- لبنان،ط :ن-م ، ج4 ،ص 341

[19] بدر الدین العینی، ابو محمد محمور بن احمد، عمدۃ القاری شرح الصحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت- لبنان، ط ن-م، کتاب الاجارۃ، باب مایعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب، بفاتحۃ الکتاب، ج 12، ص 95

[20] عمدۃ القاری،ج12 ، ص95

[21] عمدۃ القاری،ج12 ، ص95

[22] القدوری، احمد بن محمد بن احمد بن حمدان، امام، التجرید ، دار السلام ،القاہرۃ- مصر، ط 2006ء،ج7، ص3696

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.4 2022

" اقرءوا القرآن، ولا تأكلوا به، ولا تستكثروا به، ولا تجفوا عنه، ولا تغلوا فيه ".[23]

" قرآن پڑھو اور اسکو کھانے کا ذریعہ نہ بناؤ، نہ اس سے کثرت (سے منفعت) حاصل کرو، نہ مال جمع کرو نہ اس میں غلو کرو۔"

احناف کے اولین متقدمین فقہاء کے نزدیک قرآن پر اجرت لینا ناجائز ہے اس کی وجہ یہی ملتی ہے کہ اولین وقت میں علماء و فقہاء کے لیے حکومت وقت نے وظائف مقرر کر رکھے تھے ان کو معاشی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔

قرآن پر اجرت لینے کے متعلق فقہائے شافعیہ کا موقف:

امام ابن ابی شیبہؒ نے مصنف میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے تین علماء جو بچوں کو قرآن سکھاتے تھے، ان سب کو ہر ماہ پندرہ ہزار معاوضہ دیتے تھے۔

حَدَّثَنا أَبُو بَكْرٍ قالَ: حَدَّثَنا وكِيعٌ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُوسى الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ الوَضِينِ بْنِ عَطاءٍ، قالَ: كانَ بِالمَدِينَةِ ثَلاثَةُ مُعَلِّمِينَ يُعَلِّمُونَ الصِّبْيانَ، فَكانَ عُمَرُ بْنُ الخَطّابِ يَرْزُقُ كُلَّ واحِدٍ مِنهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ كُلَّ شَهْرٍ[24]

امام بیہقیؒ نے امام ابن شیبہؒ کے حوالے سے پندرہ ہزار درہم لکھا ہے۔

عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ مُعَلِّمُونَ كَانُوا بِالْمَدِينَةِ يُعَلِّمُونَ الصِّبْيَانَ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضى الله عنهُ يَرْزُقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا كُلَّ شَهْرٍ " وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ[25]

امام شافعیؒ نے قرآن پر اجرت لینا جائز قرار دیا ہے اور آپؒ نے اجرت کے جواز کی دلیل اس حدیث مبارکہ سے دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا نکاح عورت سے اس مہر پر کیا کہ وہ قرآن کی کوئی سورت سکھا دے۔ امام شافعیؒ الام میں لکھتے ہیں:

قالَ قائِلٌ: ما الحُجَّةُ فِي جَوازِ الإجارَةِ عَلى تَعْلِيمِ القُرْآنِ والخَيْرِ؟ قِيلَ أخْبَرَنا مالِكٌ عَنْ أبِي حازِمِ بْنِ دِينارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السّاعِدِيِّ "أنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - زَوَّجَ رَجُلًا امْرَأةً بِسُورَةٍ مِن القُرْآنِ"[26]

ابن ابی شیبہ نے ابو قلابہ کا قول بیان کیا کہ وہ قرآن کی تعلیم اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

حَدَّثَنا أبُو بَكْرٍ قالَ: حَدَّثَنا إسْماعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خالِدٍ الحَذّاءِ، قالَ: سَألْتُ أبا قِلابَةَ عَنِ المُعَلِّمِ يُعَلِّمُ، ويَأْخُذُ أجْرًا، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.[27]

قرآن پر اجرت لینے کے متعلق فقہائے مالکیہ کا موقف:

امام مالکؒ نے قرآن پر اجرت کو جائز قرار دیا ہے، اہل مدینہ اجرت کے جواز میں نبی کریم ﷺ کا یہ قول مبارک بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان صاحب نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله "جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔[28]

مالك وجميع علماء المدينة يجيزون أخذ الأجر على تعليم الصبيان الكتاب والقرآن[29]

---

[23] مسند احمد، ،سند المکیین، زیادة فی حدیث عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ح 15535

[24] المصنف ابن ابی شیبہ، ج4، ص341

[25] البیھقی، ابو بکر بن احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، کتاب الاجارۃ، باب أخذ الاجرة علی تعلیم القرآن و رقیة بہ، دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، ط 2003ء، ج 6، ص206 ، ح 11678

[26] الشافعی، محمد بن ادریس، امام، الام، دار المعرفة، بیروت- لبنان، ط 1990 ء ، ج2 ، ص140

[27] المصنف ابن ابی شیبہ، ج4، ص340

[28] البخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الشرط فی الرقیة بقطیع من الغنم، ح 5737

ابو سعید ابن براذعی کے نزدیک قرآن کی تعلیم پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔
ولا بأس بالإجارة على تعليم القرآن۔[30]

امام قرافیؒ لکھتے ہیں:

بچے کی تعلیم قرآن پر اجرت دینا جائز ہے، امام مالکؒ ایک سال سے زیادہ قرآن کی تعلیم پر اجرت لینے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔
وتَجُوزُ الإجارَةُ عَلى جُزْءٍ مِنَ القُرْآنِ بِأُجْرَةٍ حالَةٍ أوْ مُؤَجَّلَةٍ وتَجُوزُ الإجارَةُ عَلى تَعْلِيمِ الصَّبِيِّ مُشاهَرَةً وإنْ جُهِلَتْ فِطْنَةُ الصَّبِيِّ وبَلادَتُهُ وكَرِهَ مالِكٌ الإجارَةَ أكْثَرَ مِن سَنَةٍ فِي تَعْلِيمِ القران[31]

قرآن پر اجرت لینے کے متعلق فقہائے حنابلہ کا مؤقف:

امام احمد بن حنبلؒ کے پہلے قول کے مطابق عبادات پر اجرت جائز نہیں۔
نَصَّ عَلَيْهِ أحْمَدُ. وبِهِ قالَ عَطاءٌ، والضَّحّاكُ بْنُ قَيْسٍ، وأبُو حَنِيفَةَ، والزُّهْرِيُّ. وكَرِهَ الزُّهْرِيُّ، وإسْحاقُ تَعْلِيمَ القُرْآنِ بِأجْرٍ۔[32]

اس کی دلیل میں یہ احادیث بیان کرتے ہیں:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے اہل صفہ کے کچھ افراد کو قرآن پڑھایا اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک قوس (کمان) ہدیتاً دی۔ میں نے (دل میں) کہا: یہ کوئی اہم مال بھی نہیں ہے اور میں جہاد میں اس کے ذریعے سے تیر اندازی ہی کر سکتا ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس کے متعلق پوچھتا ہوں۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایک آدمی نے ایک کمان ہدیہ کی ہے جسے میں نے لکھنا سکھایا اور قرآن پڑھایا ہے۔ اور یہ کوئی اہم مال بھی نہیں، میں اس کے ذریعے سے جہاد میں تیر اندازی ہی کر سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہیں آگ کا طوق پہنایا جائے، تو اسے قبول کر لو۔"[33]

عبد الرحمن بن شبل والی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن پڑھو اور اسکو کھانے کا ذریعہ نہ بناؤ، نہ اس سے کثرت (سے منفعت) حاصل کرو، نہ مال جمع کرو نہ اس میں غلو کرو۔"[34]

دوسرے قول کے مطابق امام احمدؒ کے نزدیک اگر معلم کو بغیر شرط کے کچھ دیا جائے تو جائز ہے فَإنْ أُعْطِيَ المُعَلِّمُ شَيْئًا مِن غَيْرِ شَرْطٍ، فَظاهِرُ كَلامِ أحْمَدَ جَوازُهُ۔[35]

ابن ابی شیبہؒ نے بھی طاؤسؒ کا یہ قول نقل کیا ہے بغیر شرط کے اگر معلم کو کچھ دیا جائے تو وہ لے لے۔

---

[29] الصقلی، ابو بکر محمد بن عبد الله بن یونس ، الجامع لمسائل المدونۃ ، دار احیاء التراث العربی، ط 2013ء، ج 15، ص425

[30] ابن البراذعی، ابو سعید، التهذیب فی اختصار المدونۃ، دار البحوث للدراسات الإسلامية وإحياء التراث، دبي،ط 2002ء،ج3، ص355

[31] القرافی،ابو العباس شهاب الدین احمد بن ادریس،امام،الذخیرة ،دار الغرب الاسلامی،بیروت- لبنان، ط1994ء ،ج 10، ص379

[32] ابن قدامۃ، ابو محمد موفق الدین عبد الله بن احمد، المغنی،مکتبۃ القاهرة،مصر، ط 1968ء، ج5 ،ص 410

[33] سنن ابی داؤد، کتاب الاجارة، باب : فی کسب المعلم، ح 3416

[34] مسند احمد، احمد بن حنبل ،امام،مسند المکیین، زیادة فی حدیث عبد الرحمن بن شبل رضی الله تعالیٰ عنہ، ح 15535

[35] المغنی، ج5 ، ص 412

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.4 2022

حَدَّثَنا أَبُو بَكْرٍ قالَ: حَدَّثَنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طاوُسٍ، عَن أَبِيهِ «أَنَّهُ كانَ لا يَرى بَأْسًا أَنْ يُعَلِّمَ المُعَلِّمُ ولا يُشارِطَ فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَهُ [36]

احمد بن سعیدؒ کی روایت ہے کہ اگر معلم اجرت کی شرط لگائے تو میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں، اور اگر معلم کے شرط لگائے بغیر معلم کو کچھ دے دیا جائے تو وہ قبول کر لے یہ ان کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ اس کی دلیل میں نبی کریم ﷺ کا قول مبارک بیان کرتے ہیں:

" ما آتاك الله عز وجل من هذا المال من غير مسألة ولا إشراف فخذه، فتموله أو تصدق به، وما لا فلا تتبعه نفسك ".[37]

"جو مال تجھے اللہ تعالیٰ تیرے مانگے اور لالچ و طمع کے بغیر دے، اسے لے لیا کر، پھر چاہے تو اپنے پاس رکھ، چاہے صدقہ کر دے۔ اور جو مال اس طرح اپنے آپ نہ ملے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگا۔"

اگر معلم کو بچوں کو لکھنا سکھانے اور انکی حفاظت پر اجرت دی جائے تو یہ امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ وإنْ أُعْطِيَ المُعَلِّمُ أجْرًا عَلى تَعْلِيمِ الصَّبِيِّ الخَطَّ وحِفْظِهِ، جازَ. نَصَّ عَلَيْهِ أحْمَدُ۔[38]

قرآن پر اجرت لینے کے متعلق فقہائے ظاہریہ کا مؤقف:

قرآن پر اجرت لینے سے متعلق امام ابن حزم کا موقف ہے کہ اجرت لی جاسکتی ہے:

والإجارَةُ جائِزَةٌ عَلى تَعْلِيمِ القُرْآنِ، وعَلى تَعْلِيمِ العِلْمِ مُشاهَرَةً وجُمْلَةً، وكُلُّ ذَلِكَ جائِزٌ ۔[39]

اس کی دلیل میں نبی کریم ﷺ کے اس قول مبارک سے لیتے ہیں کہ إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله "جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔[40]

قرآن کی تعلیم پر اجرت کے جواز اور عدم جواز کا اختلاف دراصل دو مختلف احادیث کا بیان ہے۔ ساتویں و آٹھویں صدی ہجری تک کے متقدمین فقہائے کرام رحمہم اللہ کی آراء کو بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے متقدمین فقہاء نے قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیا ہے، فقہائے مالکیہ، شوافع، اور حنبلی فقہاء نے جائز قرار دیا ہے جبکہ امام مالک کے ایک قول کے مطابق اگر سال سے زیادہ عرصہ تعلیم پر اجرت ہو تو اسے مکروہ خیال کرتے ہیں۔ فقہائے ظاہریہ کے نزدیک بھی قرآن پر اجرت لے جاسکتی ہے۔

---

[36] المصنف ابن ابی شیبہ، ج4، ص340

[37] سنن النسائی، کتاب الذکوٰۃ، باب من اتاہ اللہ عزوجل مالا من غیر مسألۃ، ح 2605

[38] المغنی، ج5 ، ص 413

[39] ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید، امام، المحلی بالآثار،دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ لبنان، ط 2003ء ، ج7، ص 17

[40] البخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الشرط فی الرقیۃ بقطیع من الغنم، ح 5737